سوال نمبر 1:
اسلاموفوبیا کی وجوہات اور ان کے اثرات اور اس کا واضح حل بیان کریں؟

جواب: **اسلاموفوبیا**

اسلاموفوبیا اسلام اور فوبیا یعنی خوف یا ڈر کر ہیں سے مل کر بنا ہے جو پہلی دفعہ بیسوی صدی کے آخر میں 1990 میں پہلی مرتبہ مسلم مخالف جذبات اور امتیازی سلوک کو بیان کرنے کے لیے بیان کیا گیا اسلاموفوبیا نفرت انگیز تقریر، امتیازی سلوک اور تشدد کی شکل میں استعمال ہوتا ہے

لفظی معنی:

اسلاموفوبیا کا لفظی معنی اسلام کے خلاف تعصب یا خوف ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری (oxford dictionary) میں اسلاموفوبیا سے مراد شدید ناپسندیدگی یا خوف اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی یا تعصب ایک سیاسی قوت کے طور پر ظاہر کرنا۔

اصطلاحی معنی:

اسلاموفوبیا کے اصطلاحی معنی ایک رپورٹ جو 1997 میں پیش کی گئی رنی میڈی (Runnymede) رپورٹ کے مطابق اسلاموفوبیا سے مراد اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی روایے جس میں دشمنی، تشدد اور استرداد شامل ہیں اسلام کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑنا اور مسلمانوں کو دہشت گرد بولنا شامل ہیں

شرعی معنی:

تنظیم تعاون اسلامی (OIC) نے اپنی ایک مشاہدہ رپورٹ میں اسلاموفوبیا کی تعریف کچھ یوں الفاظ میں کی اسلامی فوبیا ایک خوف یا زیادہ واضح طور پر مسلمانوں کے مذہب سے وابستہ کسی بھی چیز جیسے قرآن، حجاب، مسجد یا اسلامی مرکز کے خلاف ضرورت سے زیادہ خوف و تعصب یا نفرت رکھنا شامل ہیں دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ایک رائے قائم کی گئی ہے ایک قسم

M T W T F S DATE ___/___/___

کا تعصب مسلمانوں کے خلاف کہ یہ ایک سیاسی قوت کے طور پر یہ دنیا پر غالب آ جائے گے یہ دنیا میں دہشت گردی کو فروغ دیں اور مغرب اور مغربی اقتدار کو نقصان پہنچائے گے اسلاموفوبیا دہشت گردی اور ان کے خلاف جنگ 2001 میں بہت تیزی سے پھیلا اور اس نفرت اور شرانگیزی کا سبب بنا۔

اسلاموفوبیا کی وجوہات:

اسلاموفوبیا بہت سی وجہ سے پھیلا اور بہت سے ایسے واقعات یا عناصر جنہوں نے اس کے فروغ کو موثر کیا جس میں دہشت گردی، تہذیب کا تصادم، القاعدہ کے جہاد کے فتوی، عیسائیت آرتھوڈکس کی بحالی، مسلمانوں کی بڑھتی آبادی، مغربی لیڈر اور رہنما کے اسلام خلاف رویے اور مسلم مخالف ایکشن کمیٹی، سیاسی جماعت کا اسلاموفوبیا ایجنڈا، مغربی میڈیا کا اسلام مخالف ایجنڈا اور دہشت گردی کے خلاف غیر منصفانہ تبصرہ، جہاد کا بنیادی غلط تصور اور اسلام ہی وغیرہ شامل ہیں جو اسلاموفوبیا کے بڑھنے کی وجوہات ہیں۔

* دہشت گردی:

اسلاموفوبیا کی ایک بڑی وجہ دنیا کے کئی حصوں میں سیاسی ماحول کی تبدیلی ہے دہشت گردی کے خوف کی وجہ سے مسلم مخالف جذبات میں اضافہ ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو غیر منصفانہ طور پر نشانہ بنایا گیا ہے جیسے کہ اسلامی انقلاب جو مسلم ریاست میں 1970 کے اوائل میں شروع ہوا جس کے نتیجے میں مغربی طاقتوں کے خلاف نفرت انگیز تقریریں اور عمارات کو نقصان پہنچایا جس میں ایران، سعودیہ عرب اور پاکستان میں مغربی سفارت خانہ پر حملے کیے گئے اور پھر افغانستان کے طالبان کے امریکہ اور مغرب پر حملے جیسے 9/11 اور اس کے ردعمل میں امریکہ

کا افغانستان، ایران اور عراق پر دہشت گردی کے
خلاف جنگیں شروع کی گئیں اور مسلمان اور اسلام
کو دہشت گردی اور انتشار سے جوڑ دیا گیا۔

* تہذیب میں تصادم:

اسلاموفوبیا کی ایک اور وجہ
تہذیب میں تصادم ہیں جیسے کہ مسلمان ایک
خاص اسلامی تہذیب اور مذہب کی شناخت
ہیں جبکہ باقی دنیا اور مغرب اپنی علیحدہ مذہب
اور شناخت رکھتے اور خود کو دوسرے سے بہتر سمجھتے ہوئے
مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان کے مذہب اور دینی
تمدن کے خلاف نفرت پھیلاتے ہیں جو اسلاموفوبیا
کے پھیلنے کی ایک وجہ ہے جیسے ایک امریکی مصنف
Samuel اپنی کتاب تہذیب کا تصادم جیسے
بیان کرتے ہیں کہ کیسے تہذیب اور مذہب میں
فرق تصادم کا باعث بنتا ہے

* القائدہ کے جہاد کے فتویٰ:

9/11 کے واقعہ کے بعد
القائدہ جو ایک جہادی گروپ سے جانا جاتا ہے نے
براہ راست فتویٰ دیا کہ جو شخص بھی امریکہ اور
باقی مغرب کے خلاف لڑے گا وہ جہاد کا حصہ ہوگا
جو کہ مسلمانوں پر فرض ہے جس سے امریکہ اور
باقی دنیا میں مسلمانوں اور بالخصوص اسلام کے
خلاف نفرت میں اضافہ ہوا جو پھر مسلمانوں عورتوں
پر حملے اور مساجد پر حملے کی شکل میں بدلا جس
میں حضرت محمدؐ کی ذات پر گستاخی کے بعد قرآن پاک
کی بے حرمتی اور جلانے پر ختم ہوتی ہے۔

* عیسائیت آرتھوڈوکس کی بحالی:

عیسائیوں کا پرانا زمانہ
کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت بحال ہو گئی جو کہ
مسلمانوں کی ان کے علاقہ میں تیزی سے اضافے کے بعد اور

دار اسلام میں مسلسل اضافہ عیسائیوں میں مسلمانوں کے لیے نفرت میں اضافے کا باعث بن رہی ہے جس کی ایک واضح مثال نیوزی لینڈ (New zealand) میں ایک مسجد میں مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے گولی مار کے شہید کر دیا گیا جو کہ عیسائی مذہب کے پیروکار نے کیا جو کہ اسلامی فوبیا کی بڑھتی نفرت کی مثال ہے جس میں تقریباً 50 سے زائد افراد شہید ہوئے جو شدید نفرت کی مثال ہے

* مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی:

باقی دنیا بالخصوص مغرب میں مسلمانوں اور اسلام کے پیروکاروں کی بڑھتی ہوئی تعداد بھی اسلاموفوبیا کو بڑھا رہی ہیں کیونکہ مغرب اس خوف میں اسلام انہیں غالب ہوتا نظر آتا ہے اور یہ خوف اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ انہیں لگتا ہے کہ اسلام ان کے مذہب، تہذیب، روایات اور اقدار کو بدل دے گا ختم کر دیں گا PEW ریسرچ کے مطابق امید ہے کہ مسلمانوں کی آبادی غیر مسلم کے مقابلے میں تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کا مطلب یہ کہ غیر مسلم دن بدن آبادی میں کم ہوتے جا رہے اور مسلمان تیزی سے بڑھ رہے جو اسلاموفوبیا کی لہر کو تیزی سے بڑھا رہا ہے

* مغربی رہنما کے مسلم مخالف رویے:

اسلاموفوبیا کو بڑھانے میں مغربی رہنما کا بھی اہم کردار ہے جو اپنے سیاسی فائدے کے لیے اسلام اور مسلمانوں کا نام لیکر فائدہ حاصل کرتے ہیں اور اسلام اور مسلمان مخالف تقریریں کر کے الیکشن میں کامیابی حاصل کرتے اور اسلام کو ڈھال بنا کر اپنے سیاسی فائدہ حاصل کرتے ہیں جس کی ایک مثال ڈچ سیاسی رہنما Green wilder جو کہ مسلم مخالف اور دین کے مخالف بیان کی وجہ سے جانا جاتا ہے جس نے اپنی تقریروں میں قرآن کو بین کرنے مسجد بند کرنے پر زور دیا Donald trump نے بھی 2016 کے الیکشن میں Anti-muslim مسلمانوں کو بند کرنے اعلان کیا تھا

اور ان کے سفید شدت پسندوں نے Trump کو ووٹ دیا جو کہ اسلاموفوبیا کو بڑھانے میں مغربی رہنما کے مکروہ کھیل کو واضح کرتا ہے۔

*** سیاسی جماعتوں کا اسلاموفوبیا ایجنڈا:**

سیاسی جماعتیں کا قیام اور کامیابی کی بڑی Anti-Islam اور اسلاموفوبیا ایجنڈا ہے جس کی مثال ہنگری (Hungary)، نیدرلینڈ، جرمنی، اٹلی اور بالخصوص بھارت میں بھارتی جنتا پارٹی (BJP) نے اسلام اور مسلمانوں کو اپنی تقریروں میں استعمال کیا اور لوگوں میں نفرت اور انتشار کے بیج بوئے اور اسلاموفوبیا کے بڑھنے میں کردار ادا کیا۔ (OIC Observatory Report)

*** مغربی میڈیا:**

اسلام کو بدنام کرنے میں اور اس کے غلط تصور کو اجاگر کرنے میں ایک اہم کردار مغربی میڈیا کا ہے جو مسلسل غیر منصفانہ رویہ رکھتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کو دہشت گردی اور شدت پسندی سے جوڑ رہے ہیں خاص طور پر کہ مسلمان کسی چیز پر حملہ کریں تو اسے دہشت گردی سے جوڑ دیتے ہیں جبکہ غیر مسلم حملوں کو دہشت گردی سے نہیں جوڑتے ہیں یہ غیر منصفانہ رویہ اسلاموفوبیا کو بڑھا رہا ہے۔

*** اسلام اور جہاد کے مطالق غلط تصور:**

مغربی دنیا اور میڈیا نے اسلام اور بنیادی رکن جہاد کا غلط تصور اپنے لوگوں تک پھیلایا۔ اسلام اور جہاد کو غیر مسلم کو مارنے، دہشت گردی اور خواتین کی پابندی اور نقاب سے منسلک سمجھتے ہیں اور جہاد کو غیر مسلم کے خلاف مسلمانوں کی جنگ سمجھتے ہیں جو کہ اسلاموفوبیا کو تیزی سے بڑھا رہا ہے جس کی مثال مسجدوں پر حملے، عورتوں کے حجاب پر پابندی، حضرت کی ذات کی گستاخی اور قرآن پاک کی بے حرمتی شامل ہیں اور مغرب اسلام کو جبر کا دین قرار دیتے ہیں ایک رہبر کے پیچھے اسلاموفوبیا اور اس کا انعقاد

M T W T F S DATE: ___/___/___

جس میں واضح بتایا گیا ہے کہ اسلاموفوبیا کی بڑھنے کی وجہ اسلام کو جبر اور دہشت گردی سے منسوب کرنا ہے۔

اسلاموفوبیا کے اثرات:

* مقدس ہستیوں کی توہین:

مغربی دنیا اور غیر مسلم خاص طور پر مسلمانوں کی مقدس ہستیوں کی توہین کر رہی ہیں جس سے مسلمانوں کے دل بہت دکھتے ہیں اسلاموفوبیا کی وجہ سے روز بروز مسلم مقدس رہنماؤں کی مسلسل تذلیل جاری ہیں۔ جس کی ایک مثال ستمبر 2015 میں چارلی ہیبڈو (charlie hebdo) نے اپنے رسالے میں حضرت محمدؐ کی شخصیت پر گستاخانہ خاکے کارٹون بنا کر پوری دنیا میں شائع ہے

* قرآن پاک کا جلانا:

اسلاموفوبیا کی بڑھتی لہر سے مسلمان بہت پریشان ہیں خاص طور پر اسلام کی تذلیل کرنا اس کا مذاق اڑانا اس سے مسلمان بہت پریشان اور دکھی ہیں مقدس ہستیوں کے ساتھ ساتھ مغرب اور غیر مسلم قرآن پاک کی بے حرمتی کرتے ہیں اس کے اوراق کو جلاتے ہیں مثال کے طور پر Dutch سیاسی رہنما Geert wilder نے قرآن پاک کو مکمل طور پر پابندی عائد کرنے پر زور دیا اور خاص طور ناروے (Norway) میں Anti-muslim ریلی نکالی گئی جس کا مقصد قرآن پاک کی بے حرمتی تھا۔ حالیہ سویڈن (swedan) میں ایک ملعون نے عید کے موقع پر قرآن پاک کی بے حرمتی کی اس کو جلایا جس سے دنیا بھر میں مسلمان بہت دکھی ہوئے اور غم و غصہ کا شکار ہیں

* مسجدوں پر حملے اور نفرت:

نیویارک ٹائمز (New York times) کی رپورٹ کے مطابق حالیہ کچھ سالوں کے ڈیٹا کے مطابق مسجدوں پر حملوں میں اضافہ ہوا جیسے نیوزی لینڈ New Zealand میں 2019 میں دو حملے ہوئے جس میں 50 سے زائد افراد شہید ہوئے۔

اور ساتھ مسلمانوں کے خلاف شدید نفرت میں اضافہ ہوا ہے
ایک رپورٹ کے مطابق امریکی ریاست Arizona میں ہزاروں
افراد نے ریلی نکالی جس کا مقصد مسلمانوں کو امریکہ میں
بیسن کرنا اور اسلام اور قرآن کی پابندی لگانا تھا جس سے
مسلمان ان ریاستوں میں بہت زیادہ متاثر ہوئے ان کو نفرت
کا نشانہ بنایا گیا اور ان ریاستوں میں موجود مسلم طالبات
کو مذہب کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا اسلام چھوڑنے پر اکسایا
گیا جیل میں ڈال دیا گیا اس طرح کے متعصب رویے دیکھے گئے
جیسے ایک مسلم طالبہ علم احمد محمد کو مسلمان ہونے کی وجہ سے استاذہ
نے جیل میں ڈلوا دیا۔

* خواتین کے حجاب پر پابندی:

اسلاموفوبیا کی وجہ سے غیر مسلم
ریاستوں میں موجود مسلم خواتین پر حجاب کی پابندی لگا دی
گئی اور سر کو ڈھکنا جرم دیا گیا اور ان کی ملی تشخص کو بری طرح
تباہ کیا گیا۔ حجاب کرنے پر ان پر سکول، کالج اور یونیورسٹی
میں پابندیاں لگا دی گئی اس کی ایک مثال EU کورٹ
نے خواتین ملازم کو حجاب کرنے سے منع کر دیا یا پابندی لگا
دی کہ یہ اسلام مذہب کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اس طرح
فرانس، چائنہ، سری لنکا، اور آسٹریا میں خواتین
کے برقعے اور حجاب پر مکمل پابندی عائد ہیں۔

اسلاموفوبیا کا حل:

اسلاموفوبیا کے مسائل کا حل انفرادی
کے ساتھ اجتماعی اقدامات کو ملا کر ہی ممکن ہیں اور اس
سے نمٹنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کی ضرورت ہیں

* اسلام امن کا دین:

دنیا اور پوری دنیا کے غیر مسلم کو
آگاہی دینے کی ضرورت ہیں اسلام امن اور سلامتی کا دین
ہے اور اس مطلق سورۃ کافروں کے ترجمے کے ساتھ اشاعت
کی ضرورت ہیں کہ اسلام نے کبھی کسی مذہب کو غلط قرار نہیں

(M)(T)(W)(T)(F)(S) DATE: ___/___/______

دیا بلکہ مذہب میں جبر سے منع کیا ہے جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے
میرا دین ہے" (کافرون : ۶)

اسلام نے کبھی جبر اور شدت پسندی کو ترجیح دی اور اس کو اشاعت مغرب میں کرنے کی ضرورت ہیں اور حضور اکرم کی زندگی کے واقعے بتانے کی ضرورت کہ کس طرح اپنے لڑائی کی جگہ صلح اور امن کو ترجیح دی۔

* مغرب کے ساتھ براہ راست:

اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ مغرب کے ساتھ رابطے کو بڑھایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ دہشت گردی اور اسلام کا کوئی تعلق نہیں بلکہ اسلام تو سلامتی کا نام ہے جو عدل انصاف کی بات کرتا ہے اور اس چیز پر زور دیتا ہے کہ اسلام اور شدت پسندی بہت مختلف ہیں ان کو بتانا کہ ہمارے لیے مقدس ہستیوں کی عزت بہت اہم ہیں اور ان کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے احساس کو بہت دکھ دیتی ہے۔

* بین الاقوامی تنظیم کا مؤثر کردار:

اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان بین الاقوامی تنظیم جیسے OIC اور UN میں ایسی قرارداد پیش کی جائے ایسے سیشن رکھے جائے جس میں اسلاموفوبیا کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اور بتایا جائے کہ کیسے ایسے عمل مسلمانوں کی دل آزاری کرتی ہے اور ان میں غم و غصہ پیدا کرتی ہے کیسے قرآن پاک اور اسلامی ہستیاں مسلمانوں کے لیے مقدس اور احترام کے لیے قابل رکھتی ہیں انہی کوششوں کے نتیجوں میں مسلمانوں کی کوشش سے OIC کی قرارداد کے ذریعے یہ کام عملی طور پر سرانجام دیا ہے جیسے کہ 15 March مسلمان اسلاموفوبیا دن مناتے ہیں جس کا مقصد پوری دنیا کو اس متعلق آگاہ کرنا ہے کہ ہمارا مذہب ہمارے لیے بہت قابل

M T W T F S   DATE: ___/___/_____

احترام ہیں اور اس کی گستاخی کی اجازت نہیں دی جا سکتی

* سوشل میڈیا کے ذریعے آگاہی:

اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے یہ ضروری ہے کہ جدید ایپ سوشل میڈیا کا استعمال مثبت کریں اور اسلام کے مثبت نظریے کے بارے میں پوری دنیا کو آگاہ کریں ایسا مواد پیش کریں کہ غیر مسلم اس کو سن کر متوجہ ہوں تاکہ ساری غلط فہمی دور ہوں اور اسلام کا مثبت کردار زندگی کے مختلف مسائل کے حل کے لیے پیش کریں تاکہ لوگ ہدایت حاصل کریں جو کہ یہ مذہب لوگوں کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا۔ اور اسلام کے مثبت کردار کے لیے پروجیکٹ اور پروگرام نشر کیے جائے تاکہ اسلام مطلق غلط افواہوں کا خاتمہ ہو سکیں اور اسلام کے صحیح امن برابری، عدل اور امن کا درس عام ہو سکیں۔

* منفی پروپیگنڈے کا مقابلہ:

جس طرح مغرب میڈیا اسلام کا منفی پروپیگنڈا کر رہے ہیں اس سے نمٹنے کے لیے اس کا مقابلہ کیے جائے اسلام میں قرآن اور سنت کے مطابق ان کے منفی پروپیگنڈے کے مقابلے کے ساتھ ان کے سوال کا جواب دیا جائے جیسے مغرب نے Holocaust پر پابندی لگا دی گئی ہے اور اسی طرح اسلام کے مثبت کردار اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کا خاتمہ کیا جا سکے مغربی میڈیا پر Islamophobia کو بین (Ban) کر کے اسی مکروہ کھیل کو بند کیا جا سکے اسلاموفوبیا کو آزادی رائے کا حق دے کر نشانہ بنا اور اس عمل پر مکمل پابندی اس پر مقابلے کے ذریعے ہی ممکن ہیں

* مسلم رہنما کا مثبت کردار:

مسلم رہنما اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے اپنے اجتماعی کردار کو مثبت طریقے سے استعمال کر سکتے ہیں اور اسلاموفوبیا کے خلاف اس جنگ کو جیت سکتے ہیں

سیاسی میدان پر مقابلہ:

سیاسی میدان میں اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے مضبوط سفارتی تعلقات قائم کیے جائے اور سفارتی سطح پر اسلام کے مطابق مثبت کردار رکھا جائے اور انعامات کے ذریعے اچھے سفارتی تعلقات استوار کیے جائے اور اپنی خارجہ پالیسی میں اسلاموفوبیا کو بنیادی رکن رکھا جائے تاکہ دوسرے ممالک کو پتا ہو کہ اسلام مخالف الفاظ اور عمل اس ملک کی سالمیت پر حملہ ہیں۔

معاشی میدان پر مقابلہ:

معاشی میدان پر اسلاموفوبیا سے نمٹنے کے لیے سخت اقدامات جیسے توہین اسلام ملک کی تمام اشیاء پر پابندی لگادی جائے اور ان سے تمام درآمدات پر آمدات بند کردی جائے تاکہ اس ملک کی معیشت پر اسکے ان معاشی حملوں سے اثر ہو اور وہ اپنے ملک میں اس قسم کی اسلام مخالف کاروائیوں سے باز آئیں۔

خلاصہ بحث:

اسلاموفوبیا ایک بڑھتا ہوا مسئلہ ہے جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے یہ عدم برداشت کی ایک شکل ہے جو خوف جہالت، اور تعصب کی وجہ سے جنم لیتی ہے دلیلی تعلیمات کو فروغ دے کر، منفی دقیانوسی تصورات کو چیلنج کرکے، اور رہنماؤں کے مثبت رویے سے ہم اسلاموفوبیا کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ایک زیادہ روادار اور جامع معاشرے کو فروغ دے سکتے ہیں اور یہ تب ہی ممکن ہے اگر ہم اوپر بتائے ہوئے طریقے پر عمل درآمد کریں تو اسلاموفوبیا کی جنگ سے نمٹا جاسکتا ہے۔